وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

پندرہ روزہ

کاکوری اخبار

ایڈیٹر
سید احمد علوی

چندہ سالانہ
بھارت کیلئے دو روپیہ آٹھ آنہ
پاکستان کیلئے تین روپیہ

جلد ۱ | کاکوری یوم جمعہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۵ء مطابق ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۷۴ھ | نمبر ۸

یادِ رفتگان

غوث ملت حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہٗ

وہ کاکوری کے جناب میں شاہ تراب تھے
عرفان و علم و تقویٰ کے وہ آفتاب تھے

حضرت غوث ملت عارف باللہ حضرت شاہ کاظم علی قلندر قدس سرہ العزیز کاکوروی کے خلف اکبر خلیفہ ارشد اور جانشین تھے آپ کی ولادت ۱۱۶۱ھ میں ہوئی۔ حقائق و معارف کی طرف شروع ہی سے میلان خاطر تھا۔ شعر و سخن کا بھی شوق ازل ہی سے ودیعت کیا جا چکا تھا۔ قدرت نے دولت عرفان کے ساتھ علوم ظاہری میں کامل بخشا تھا۔ اپنے وقت کے حضرت عالم و فاضل بلکہ علامہ عصر تھے۔ تقویٰ و توکل میں شان عالی رکھتے تھے۔ نظم و نثر اردو و فارسی دونوں میں دستگاہ حاصل تھی۔ طبقہ فقراء و کملا میں یکتائے روزگار تھے۔ ابتدا میں کچھ روز ... تخلص فرماتے تھے آخر میں ترک کر دیا تھا۔ یہ واقعہ ہے کہ اردو شاعری میں تصوف کی روح شاہ صاحب ہی نے پھونکی اور غزل میں سوز و گداز کا رنگ پیدا کر دکھایا۔ اگر کسی شعر میں حقائق و معارف کا فقدان دیا تو بعض بیت میں سلوک کی واردات تحریر فرمائی۔ اردو غزل کا جو میدان اب تک عشق مجازی کے مجرد وصل کے ماسوا معرفت کی چاشنی سے خالی تھا آپ نے اس کو معشوق حقیقی کے راز و نیاز سے معمور کر دیا۔ آپ کا وصال ۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۵۴ھ بعمر ۹۳ سال ہوا۔ آپ کا عرس ۱۲ ربیع الثانی کو بہت دھوم دھام سے ہوتا ہے۔ اپنے آبائی تکیوں میں آپ کا عالیشان روضہ زیارت گاہ خلائق ہے۔

مختصر نمونہ کلام اردو ہدیۂ ناظرین ہے

جب دل منصور پہ حق جلوہ گر ہوا
لب پہ اقرار انا الحق آگیا
یار و تم کہتے ہو میں کو دوستی پر
میں تو اپنے دل میں اس کو پاگیا
کون دیکھے اس کو غیر از اہل دل
آفتاب اندھے سے کب دیکھا گیا

تم تو جلد شاد ہوتے ہی سے دم رخصت اب پر
خوش رہے پائندہ جاں جانے کو بیزار گئے
مضطر کر بیٹھ رہو اس کی جدائی میں تراب
تم سے اب کچھ بھی نہیں ہونے کا جی ہار گئے

خوب اس یار سے جو پھرے مجھ سے جدا کیجئے
کردن میں بندگی اس کی جو مجھ کو باخدا کر دے

مرید صادق وہ دنیا ہے وہ کیا بات ہے وہ کی
جو اپنے پیر پر سب جان و مال اپنا فدا کر دے

کہاں سلطان محمود اور کہاں بندہ ایاز اس کا
محبت وہ بلا ہے شاہ کو جا پہ گدا کر دے

بچی ہے میری اب خدا سے دعا
میں اپنے جی میں اسے گھر رکھوں
جو نہ کچھ کہہ سکے اور نہ کچھ لکھ سکے
مری یاد تو صدمہ دلانا اسے
کل ایک حسد بات نے مجھ سے کہا

الٰہی پھیر اس سے ملا دے مجھے
عمل کوئی ایسا سکھا دے مجھے
وہ تصویر اپنی کھینچا دے مجھے
جا وہ ... بھولا دے مجھے
وہ ... جو دوا دے مجھے

تراب اور سب سے یہ ہی خوب ہے
کہ اپنی محبت خدا دے مجھے

بند کر حیلے ہیں ساقی محتسب کی تاک میں
دختر رز کو ذرا ... چھوڑ دے
وضع داری نام بد وضعی کا ہے اس زمانے میں
کو وہی بد وضع جو وضع بزرگاں چھوڑ دے
مرقع اسپر ... دے یہ صفت تراب
جا عزیز مصر ... کنعان چھوڑ دے

نوحہ غم

عدیلہ فاطمہ بیگم اسعد علی صاحب

عدیلہ فاطمہ صاحبہ کا یہ درد انگیز نوحہ بغرض اشاعت ہمیں موصول ہوا ہے جو موصوفہ نے شفیق باپ کی جدائی پر جن جذبات غم کا اظہار کیا ہے وہ آپ دیکھیں گے اور یہ تو بالکل صحیح ہے کہ ... صاحب جو جگہ خالی چھوڑ گئے ہیں تب بھی برسوں تک شاید اس کی تلافی نہ ہو سکے۔ بہرحال نوحہ ہدیۂ ناظرین ہے)

دل پر اک غم چھا گیا لب پر ہنسی آتی نہیں
موت ظالم نے نہ چھوڑا میرے مشفق باپ کو
کوئی دن ایسا نہ گذرا دل مرا رویا نہ ہو
لب پہ خاموشی ہے لیکن دل کی حالت غیر ہے
آپ کے جاتے سے میری دنیا بدل کر رہ گئی
چھا گئی غم کی گھٹا ہر سو اندھیرا ہو گیا
رہ گئے دنیا میں روتی رہوں گی عمر بھر
رونق محفل بھی سنسان کر کے ہو گئے
نیند بھی سونے والے دل میرا بےچین ہے
دن تو کٹ جاتا ہے میرا آپ ہی کی یاد میں
کون ہے ہمدرد ایسا جو تسلی دے مجھے
سایۂ مادر ہے باقی اور کوئی مشفق نہیں
زندگی کیا چلتی پھرتی غم کی اک تصویر ہے
چھین لی اللہ تو نے بے بہا نعمت میری
... وہ مجھ کو جو پاتے تھے تو فرماتے تھے ...
اٹھ گیا دنیا سے جو وہ پھر نہ آئے گا عدیل
روح جا کر جسم سے واپس کبھی آتی نہیں

زندگی میں اب وہ پہلی سی خوشی باقی نہیں
جو دعائیں یاد وہ دے کے جاتی نہیں
کوئی شب ایسی نہ گذری یاد جب آتی نہیں
خشک آنکھیں ہو گئیں آنسو بھی باقی نہیں
اب طبیعت میں وہ پہلی سی خوشی باقی نہیں
چھپ گیا چودہ کو چاند اب چاندنی آتی نہیں
بلبل تو نغمے ہوں گر دل سے ہنسی آتی نہیں
سازِ مضطرب کی نوا اب کان میں آتی نہیں
اب تو آہوں کی صدا بھی آج تک جاتی نہیں
آنکھ کھل جاتی ہے شب کو نیند پھر آتی نہیں
وہ دل کس سے کہوں ہمدم کوئی پاتی نہیں
ہیں عزیز اپنے بہت شفقت وہ پاتی نہیں
بے دلی سے جی رہی ہوں موت بھی آتی نہیں
سانس آہ ہوں میری خالی کوئی جاتی نہیں
کیوں پریشان آج ہو تم کو ہنسی آتی نہیں

سنہ انتقال کی تاریخ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
پندرہ روزہ
کاکوری اخبار

جلد ۱	کاکوری یوم جمعہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۵ء	نمبر ۸

مستقل عنوانات

گذشتہ اشاعت میں ہمیں افسوس ہے اور شرمندگی کے ساتھ اعتراف ہے کہ دو ایک جگہ سخت قسم کی غلطیاں رہ گئیں جہاں تک کاپیوں کی تصحیح کا تعلق ہے ہم حتی الامکان ان کو صحیح کرتے ہیں مگر کسی خاص وجہ سے ہوئی کہ کاپی چھپ کر آ گئی۔ مسودات اگرچہ صاف ہوتے ہیں مگر پڑھنے والے غلطیاں ایسی ہو گئیں جن پر افسوس ہی ہوا ہے۔

بہرحال آئندہ اس سے زیادہ احتیاط کریں گے کہ اخبار کے فائدے کا جو سلسلہ مستقل عنوانات کے تحت ہم دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے کہ جہاں تک ہو سکے اخبار کو زیادہ کار آمد بنائیں مگر مشکل یہ ہے کہ ہم برابر شروع سے عرض کر رہے ہیں بھائیو اور دوستو ان چیزوں کو منتخب کر کے ہمیں چند علمی مضامین پر توجہ دلانے ہیں مگر صدائے برخاست خدا جانے پاکستانی دوست کیوں ایسی اور خاموشی کے مجرم کس بنا پر شامل ہیں کہ وہ کانوں پر جوں ہی نہیں رینگنے دیتے بالکل یہی حالت ہمارے ان حضرات کی ہے جو مفصل خبر دینے کی تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اشاعت کے بعد صحت اور عدم صحت پر شاکی ہوتے ہیں۔

آہ عارف حسین

گذشتہ پرچہ چھپنے جا چکا تھا ہمیں لکھنؤ سے اس سانحہ کی اطلاع ہوئی تھی لہذا ہم صرف چند سطریں اشاعت پذیر ہو سکی تھیں مرحوم ڈاکٹر حسین صاحب کے خلف اکبر تھے۔ ابتدا میں کالون تعلقیدار کالج میں عہدہ پروفیسری ممتاز رہے اس کے بعد ملٹری میں داخل ہو گئے۔ تقسیم کے بعد پاکستان ملٹری میں لفٹنٹ ہو گئے۔

خبر یہ ہے کہ مرحوم اپنے انتقال سے چند گھنٹے پیشتر تک بہت خوش تھے صباح الدین کی شادی کے انتظام میں مشغول رہے کچھ خرید و فروخت کے لئے بازار گئے واپسی کے بعد کچھ تھکن زیادہ محسوس ہوتی ہے تھوڑی دیر لیٹ رہیں شام کو جب بارات جائیگی چلیں گے جا کر کمرہ میں لیٹ رہے۔ شام کو جب بارات روانگی کے لئے تیار ہوئی۔ عارف حسین مرحوم کی طلبی ہوئی تو کمرہ میں جگانے گئے تو دیکھا کہ مرحوم آخری ہچکیاں لے رہے تھے ڈاکٹر کو بلایا گیا مگر وقت پورا ہو چکا تھا روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خدا مرحوم کو جنت میں جگہ دے۔

ہمیں اس جانکاہ حادثہ میں حکیم حبیب اللہ لفٹنٹ آصف حسین اور دیگر اعزا و اہلِ خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالے صبر جمیل عطا فرمائے۔

ٹاؤن ایریا کا کارنامہ

ٹاؤن ایریا میں مزید نل لینوں کی منظوری کی خبر کسی گذشتہ اشاعت میں شائع کر چکے ہیں۔ ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ قصبہ میں مختلف جگہوں پر ضرورت کے مطابق لالٹینیں لگائی جا رہی ہیں۔

یہاں پر ہم اعادہ حضرت صاحب واڈ کے ممبر صاحبان سے عرض کریں گے کہ وہ یا تو ایک لالٹین وقیع احمد چبوترہ کے قریب نئی لالٹینوں میں سے لگا دیں یا جو لالٹین پنچائیت کے پشت پر لگی ہوئی ہے اسے یا اسے مبارک چبوترہ کے قریب نصب کرا دیں تو بڑی عنایت ہو گی۔

ٹاؤن ایریا نے دوسرا قدم سلاٹر ہاؤس کی درستی پر اٹھایا ہے۔ سلاٹر ہاؤس بہت بڑی حد تک درستی ہو گئی ہے۔

آخر میں ہم محترم بھائی قاضی ولی حیدر صاحب چیرمین ٹاؤن ایریا کاکوری کی کارکردگی کی تعریف کریں گے کہ انہوں نے ہر نوع اسی کسی طرح تا بچا کے ایک ہزار روپیہ کی منظوری حاصل کر لی روپیہ عنقریب آ جائے گا۔

ہمیں توقع ہے کہ چیرمین صاحب کا کوئی دیگر کام بھی جو برابر موقع ذکر رہتے ہیں کا جائزہ لیں گے پبلک خواہشات پر منحصر رکھیں گے۔

مراسلات کے جوابات

محترمہ۔ آپ کا مضمون اشاعت پذیر ہو رہا ہے آپ کا مراسلہ بھی شائع کر دیتے اگر شاعری میں یہ یک کدورت ہوتا ہم کاکوری اخبار کو آلۂ جنگ دینا نہیں چاہتے اور پھر گناہ ہی کیا معاف کیجئے کہ آپ صاف چھپنا بھی نہیں چاہتیں اور سامنے آنا بھی نہیں چاہتیں۔ آئندہ اگر کسی مراسلہ پر قلم اٹھانا ہے تو لکھئے سب کچھ مگر اس خیال کے ساتھ کہ پڑھئے خدا کرے کوئی۔

محترم ڈاکٹر صاحب۔ آپ کا ارشاد بالکل بجا ہے ضرورت ہی نہیں اشد ضرورت ہے کہ وطن کا ماحول بدل جائے مگر آپ اچھی طرح واقف ہیں کہ اتنا ہی مرض پر قابو پانا آسان ہوتا ہے مرض جس حالت میں بہت دشواریاں پڑتی ہیں۔ اب ماحول ماحول سے بدل جانے کا زمانہ کوسوں دور ہو گیا اب اگر بدل سکتا ہے تو وصول ہو سکے ہے۔ بہرحال کوشش کرنا ہمارا کام ہے۔

راز و نیاز

۱۔ چوپاٹی کی سیر کرتے ہوئے کبھی ہمیں بھی یاد کر لیا کرو۔

۲۔ علیگڈھ کے تالے پر سیاب کی قلعی کہیں ترشی نہ اتار دے

۳۔ کھلی چاندنی اور وکٹوریہ پارک کی خنکی ہی اس قدر جلد خیال سے اتر گئی۔ تذکرے تغافل۔

۴۔ اپنی شخصیت کا رعب جمانا ہو تو کسی مشہور مرحوم شاعر کا دیوان غیر مطبوعہ اگر گھر میں رکھا ہو تو فوراً اپنے نام سے شائع کرانے۔ جو بوڑھے کا مولانا کہنے لگے گا

۵۔ ایک ہی جلوہ میں لو جل گئے اس سے پہلے ہونٹوں پر مہر خاموشی لگی تھی۔

۶۔ مجھ سے خصومت کا سبب بیان ہو کر نشتر کی نیش جگر میں چٹکیاں لیتے تھے۔

۷۔ حضرت لذات مسرت سے تعلق چکھنے کے بعد تو بہ کا نام نقش کشتی نہیں بلکہ مر مر کے ہجر یار میں جینا کمال ہے

۸۔ قند حادہ کے خوشتر تک اتار دی نے کہ لشتہ ہرن کر دیا۔

۹۔ منتوں، مرادوں کا آسرا ہے اور بیچ بیچ کا لجا کا غفر وری ہے۔ اللہ نظر بد سے محفوظ رکھے۔

۱۰۔ دسمبر کی راتیں آخر رنگ لاکر رہیں۔ اب پریشانی کاہے کی

لطیفہ!

ایک صاحب جو کہ بہت ہی موٹے تھے۔ لکھنؤ کے ایک درزی کی دوکان پر شیروانی کا کپڑا لے کر گئے۔ درزی نے فوراً ان کی ناپ لیکر رجسٹر میں لکھ لی۔ چلتے وقت ان صاحب نے احتیاطاً سلائی دریافت کی۔

درزی:۔ جناب پانچ روپیہ۔

صاحب:۔ جن کو پہلے سے معلوم تھا کہ شیروانی کی سلائی تین روپیہ مقرر ہے پھر تعجب سے کہ تم دو روپے جو مجھ سے زیادہ پانچ روپیہ کیوں لے رہے

درزی:۔ حضرت آپ کی معاف شیروانی کی سلائی تین روپیہ ہے مگر چھولداری کی سلائی پانچ روپیہ ہے۔

سکندر اور شہزادی

ایک مرتبہ سکندر بادشاہ نے ایک ملک پر چڑھائی کر دی اس ملک کی بادشاہ ایک شہزادی تھی جب اس نے سنا کہ سکندر نے ایک زبردست فوج کے ساتھ میرے ملک پر چڑھائی کر دی تو اس نے سوچا اگر میں لڑی تو میرے سپاہیوں کی جانیں جائیں گی اور میں جیت نہیں سکتی۔ لہذا چپکے سے اپنا ملک اس کے حوالہ کر دینا بہتر ہے۔

یہ خیال آتے ہی اس نے اپنا ایک آدمی سکندر کے پاس بھیجا اور سے کھانے کی دعوت دی اور کہلایا کہ میں لڑنا نہیں چاہتی

سکندر بہت خوش ہوا اس نے سوچا کہ اچھا ہوا بغیر لڑے ملک ہاتھ آ جائیگا یہ ملک سونے سے مالا مال تھا۔

جب سکندر کھانا کھانے کے لئے آیا تو جیسے ہی اس نے ایک پلیٹ کھولی وہ سخت حیرت میں پڑ گیا۔

پلیٹ ہیرے جواہرات اور سونے کے ٹکڑوں سے بھری پڑی تھی۔ جب دوسری پلیٹ کھولی تو اس کو بھی ایسا ہی پایا۔ اس نے نوکر کو بلایا اور کھانا لانے کو کہا۔

نوکر بھی ایک پلیٹ میں ہیرے جواہرات بھر لایا۔ سکندر نے پریشان ہو کر پوچھا یہ کیا مذاق ہے؟

عقلمند شہزادی نے جواب دیا کہ یہی چیز کی فکر میں آئے تھے وہ آپ کو مل گئی۔ سکندر بہت خوش ہوا اس نے شہزادی کا ملک اسے واپس کر دیا۔

اردو لکھئے اور پڑھیئے!

مراسلات صاف اور صحیح لکھیئے

صنفِ نازک

اب کے بہار میں

(از محترمہ تہذیب فاطمہ عباسی)

نیا رنگ اور روپ ہے کونپلوں کی کونپلیں شروع ہو چکی ہیں، نئی نئی دھانی دھانی کونپلوں سے لد گئیں، جنگل بیابان کی تمام شاخوں پر چڑیوں کی قطاریں ہیں، کیسے کیسے بڑے پھیلیوں کے بوجھ سے جھکے جا رہے ہیں۔ درختوں پر پھل لدے ہوئے ہیں تو کہات کے عاشق پرندوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ شگوفے سفید دھوپ میں اپنے حسن کی بہار دکھلا رہے ہیں۔

اب تو بید مجنوں کی خوبصورت شاخیں لہرا رہی ہیں۔

کیا رنگ و روپ ہے۔

لطف اب مرغابیوں کے پروں میں نرمی کی لہر ہوا ... مسلسل ارتعاش پیدا کر دیا ... کے لو، وہ پھولوں سے بھرے ہوئے ... میں شاداب و شگفتہ پھول ہیں ان ہی رنگوں کی بکثرت تتلیاں اڑنے لگیں معلوم ہوتا تھا کچھ خوش منظر پھول ہیں صبح صبا میں جھومتے ہوئے یا پھولوں کی بکھری ہوئی پنکھڑیاں ان کے حسن کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

کھیتوں میں خربوزہ و خربوزہ کی فصل تیار ہو چکی، آموں کے درخت اپنے پھلوں سے لد گئے ان کی خوشبو کونوں کے مشام جاں کو معطر کر رہی ہیں۔

جو ہی، چمپا، موتیا اور بیلے کی کلیاں کھلنے لگیں۔

بہار آ گئے ہیں۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ترکاریاں پیدا ہو گئیں۔

تازہ شربت کے پیرو ... ڈھنگ رہے ہیں۔

پھر وہی مرا یا بہار میں چلنے لگیں۔ طوطوں کی یادیں ... باغوں کی طرف اڑتی ہوئی جا رہی ہیں۔

یہ سبز پروں والے طائر کیسے ... میں کچھ کا کی پھرتی ہیں، کیونکہ یہ ... تو ان کے رس بھرے گیتوں میں ... فرط مسرت سے اپنی پنکھڑیوں کے لب کھول دیتے ہیں وہ ان کے حسن کے ... لہو کا سب سے قیمتی قطرہ ان کے سینے سے نکل کر دلکش بکھرا پڑا جاتا ہے۔

مشہور عنابوں سے بھرے ہوئے ... باغ میں محو رقص ہو چکی۔

فضا دل لطافت رنگین اوڑھتی ہوئی پھولوں کے دلفریب کچھ سنگھارتے ہیں۔

پھولوں کی ... لب ... اور ... [illegible]

عہدِ گذشتہ کی یاد

(از نجمہ کاکوروی)

ایک صبح کو جبکہ گھٹا چھائی ہوئی تھی ترشح کے آثار نمایاں تھے فضا میں دلفریبی تھی ہوا آہستہ آہستہ کسی نازک اندام کے مانند اٹکھیلیاں کرتی ہوئی چل رہی تھیں میوہ اپنی ترنم بار نواؤں سے موجودہ سین کا حسن بڑھا رہے تھے۔ مد ہی آواز میں کسی مخمور کی طرح جھوم جھوم کر مسرت بھرا پیام کا اظہار کر رہی تھیں کوئل درخت پر بیٹھی ہوئی اپنی دلکش آواز کو کوے والوں کو مسحور کر رہی تھی جیسے کسی کی یاد میں مجبور کر بڑی حسرت سے پی کہاں پی کہاں کی صدائیں بلند کر رہے تھے۔ دریا نے گومتی سامنے لہریں لے رہا تھا۔ اس کی موجیں جوش عقیدت سے آگے بڑھتیں اور ان جاتا تو اور سادہ روپ کے سپیدوں کو مس کرتی ہوئی چلی جاتی ہیں جو سمجھ یاد میں وہ کے لئے ایشان کرتے ہوتے تو میں اپنے دریا کے سنگ کے والے کرسی پر ایک آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی ان قدرت کے حسین بہار اور نازک دل فتنوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی منظر کچھ ایسا دلچسپ تھا جس نے میری قوت متخیلہ میں ایک عظیم ہیجان پیدا کر دیا پھر خیال ماضی و حال کے رماغ کے پردے پر سینما کی ریل کی طرح چلے آ رہے تھے ہر خیال ایک دوسرے اور ہر ایک فکر سے زندگی کا جدا گانہ باب تھا اور میں تنہا اس کے مطالعہ میں ...

میں خیالات کے رنگا رنگ ورق میں صفحات کی ورق گردانی میں ... ایک صفحہ پر نظر پڑی گذشتہ صفحات سے بالکل الگ اور مزین مگر الفاظ زیادہ اس کو ہم جلے تھے تو ان کا خیال میں ارتعاش پیدا ہوا میں اسے دیکھنے لگی ....

یہ وہ زمانہ مسرت آگین تھا جب میری ہستی دنیا کے افکار و حوادث سے دور ایک جام مسعود میسرت سے مخمور تھی اور ایک نسیم کی بھولی بھالی لڑکیاں مجھے کوسوں دور میرا قرب دنیوی سیاست کے دائرے سے باہر تھا۔ آہ وہ وقت جبکہ میں ماں باپ کے دلوں پر حکومت کرتی ہوئی تھی ان کی مسرت ابدی اور ...

آج وہ رانی کی حالت کا نام جب بھی آپ ... میں اپنے ساز موسیقی کے رنگین تار چھیڑ دیتے ہیں، بادلوں کے بیرے اور دھیمی سبز و پھول کی ... بحیثیت اور دل کے ... میں پریم کے گیت سے محبت اور بہار کے نغمے نکلنے لگے الاپ شروع کر دیتے ہیں۔

غرض اب کے بہار میں دنیا سراپا حسن ہے

پاکستانی ڈاک

(۱) سجاد حسن علوی بیا آپ کے پیر پر خمیں ... کیونکہ چوٹ آگئی چلنے پھرنے میں تکلیف رہی کئی روز کے علاج کے بعد اب پیر ٹھیک ہے۔

(۲) محمد آصف علوی وطن میں ایک ہفتہ قیام کے بعد واپس آگئے۔

(۳) احسان احمد علوی کبیر الدین کراچی پہنچ گئے بعد فراغت امتحان میٹرک لاہور سے کراچی پہنچے۔

(۴) کبیر الدین ہیں ان کے چھوٹی چیچک نکل آئی تھی اب ٹھیک ہیں۔

(۵) بیگم انظار علی عباسی جو صباح الدین کراچی کی شادی میں شریک ہونے کراچی آئی تھیں واپس لاہور چلی گئیں۔

(۶) احمد حسین انصاری اپنی رخصت ختم کر کے واپس راولپنڈی پہنچ گئے۔ ان کا تبادلہ دوسری جگہ ہو گیا ہے۔

(۷) بیگم حفیظ اقبال احمد کراچی میں چند ماہ قیام کے بعد دہلی واپس گئیں۔ دوران قیام میں کچھ علیل ہو گئی تھیں اب طبیعت ٹھیک ہے۔

(۸) اخلاق احمد علوی کے صاحبزادوں کو کالی کھانسی ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے آفاقہ ہے۔

(۹) بیگم صدیقی احمد صدیقی لندن کے لئے روانہ ہو گئیں۔

(۱۰) انجاز علی عباسی کے چند دن ہوئے ٹانسلز بڑھ گئے تھے۔ کافی تکلیف رہی اب ٹھیک ہیں۔

(۱۱) احمد کمال علوی کو نزلہ و بخار ہو گیا تھا اب طبیعت اچھی ہے

(۱۲) والدہ سراج احمد علوی کا چند ماہ سے کراچی میں مقیم تھیں جگر کی خرابی اور ہاتھ پیر درد کی شکایت ہو گئی تھی اب وہ ... کو واپس پور چلی گئیں۔

(۱۳) بیگم افضال احمد علوی کو ٹیفائیڈ ہو گئی تھی چند روز کے علاج سے صحت ہو گئی بہت جلد غرض تبدیل آب و ہوا وطن کا قصد کر رہی ہیں۔

(۱۴) پاکستان کی خیریت کر دیدہ ... کے بچے کے چیچک نکل آئی تھی اب الحمد للہ کہ اب اچھا ہے ... صاحبزادی کا جلسہ ہو گئی ہے اللہ دونوں بچوں کو صحت یاب کرے۔

(۱۵) یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ فاروق احمد پسر شفیق احمد صاحب علوی کا کوننٹ جنرل آفس کراچی میں ملازم ہو گئے ہیں۔ اللہ استقلال عطا فرمائے۔

اطلاع برائے پاکستان

پاکستانی حضرات اپنا چندہ حسب ذیل حضرات کے پاس بھیج کر دیں اور دفتر کاکوری اخبار کو ایک رسید کے ذریعے مطلع کر دیں تاکہ اخبار بھیجنے میں آسانی ہو۔

کراچی۔ مظہر علی صاحب علوی ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ

لاہور۔ بیگم انظار علی صاحب عباسی۔

آج تھا دادا جی کا باعث تھی میری مسرت کی دنیا صرف آرام و آسائش اور حقیقت پر مخمور تھی۔ کوئی تصنع اور بناوٹ نہ تھی نہ مذہب و ملت کے قیود .... مجھ کو مقید نہیں کئے ہوئے تھے حیات و ممات کا مسئلہ مجھے حیرت میں ڈال دیتا تھا جبکہ جنت و دوزخ کی ... تحقیق یہ دلکش نہ تھی .... وہ تو ڈوبتے گئے تھے .... ستارہ امید کی خواہش تھیں .... کتاب زندگی کا پہلا ورق صفحہ ختم ہوا تھا جب .... میں چونک اٹھی۔ شدت افسوس سے آہ نکلی ...... میرا کمرہ تھا اور میں تھی .... اٹھی اور گھر کے کاموں میں مشغول ہو گئی۔ ....

شربت انگور مصطفائی

آج کل موسم گرما کا بے نظیر تحفہ دل و دماغ کا مقوی اور مفرح۔ فرحت و نشاط کا سرچشمہ ایک گلاس شربت پینے میں ایک خوشگوار ... طبیعت میں تازگی ... ... تازہ پھل انگور ... ... بہت سے تازہ جڑی بوٹیوں ... کشید کر کے طبی اصول سے زیر نگرانی حکیم صاحب موصوف تیار ہوتا ہے اور خوشنما پیکنگ کے ساتھ قدردانوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل ... نصف بوتل ... علاوہ محصول۔

فہرست دواخانہ مفت طلب کریں ...

منیجر دواخانہ حکیم مصطفیٰ خاں۔ ڈاک خانہ کاکوری۔ ضلع لکھنؤ (یوپی)

حالاتِ وطن

موسم ۔ ابھی موسم عجیب سی حالت پر جا رہا ہے۔ اس مرتبہ گرمی کچھ پہلے شروع ہو گئی اور حسب خلاف سیتیری بگڑ گئی جنگلی رات میں ناقابل برداشت ہو گئی ۔ نتیجہ لازمی یہ ہوا تھا کہ امراض زور پکڑتے ۔ وہی ہوا بخیریا۔

لکھنؤ سے زنانہ شفاخانہ نے اپنا پورا سکہ جما لیا کوئی گھر شکل ہی سے ایسا ہے کہ جہاں مریض نہ پڑا ہو۔ دن کی خلاف توقع حرارت سے بیٹھنے کے بھی چار پانچ کیس ہو گئے ہیں بنگالی ڈاکٹر صاحب نے دوائی امراض کی کوطلاعات بھیجی ہیں۔ اقتصادی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

علالتیں ۔ حکیم اعتبار علی علوی کی دختر نسیم سلطانہ میعادی بخار میں بری طرح مبتلا ہو گئی۔ گیارہ دن تک ہوش و حواس پر قابو نہ پا سکی۔ بہر حال کیفیت نے تیار دار و کو بہت پریشان کر دیا۔ مقامی ڈاکٹر سے رجوع کیا۔ دوا شفاخانہ کے مخصوص کیپسول استعمال کرائے جا رہے ہیں۔ بہر حال دن بخار تو اتر گیا۔ اثرات ابھی باقی ہیں جن کے ہٹانے ضرور لگی ہے۔ مگر وہ کمزوری اثرات ابھی باقی ہیں۔ غذا بھی کچھ نہیں دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔

شفیق الدین صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ حضرت شدید بواسیر کی شکایات میں مبتلا ہو گئے ہیں جس سے نحیف و کمزور زیادہ ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر زین العابدین صاحب کے زیر علاج ہیں۔ مگر کوئی افاقہ نہیں معلوم ہوتا ہے۔

حافظ شاہ راشد علی صاحب کی صحتیابی غسل صحت میلاد شریف خدائی برات

حافظ راشد علی صاحب جو لکھنؤ کا کوری کے راستے میں ایک گرگٹ کے واردات میں شدید مجروح ہو گئے تھے۔ اللہ کا شکر ہے کہ صحتیاب ہو گئے کل ساڑھے صاحب موصوف نے غسل صحت فرمایا اعزا کی طرف سے محفل میلاد منعقد ہوئی۔ مخلصین اور معتقدین کی طرف سے رات جگا اور بزم نشاط منائی گئی۔ میلاد شریف خود شاہ صاحب نے پڑھا۔ نوعمر لڑکیاں بیلے مجنوں کا ڈرامہ کھیلا کیں۔ رات بھر گھنگھرو بجتے رہے۔ ہم بڑے میاں صاحب اور بیگم راشد میاں صاحب کو اس خوشی کی دلی مبارکباد دیتے ہیں۔

حسن کمال صاحب بی۔ ایس۔ سی لاہور کا مشہور فرم میں یکم مارچ سے ملازم ہو گئے ہیں۔ خدا مبارک کرے۔

سید فخرالحسن صاحب صباح الدین کراچی کی شادی میں شرکت کرنے کراچی گئے ہوئے ہیں۔

بیگم اعتماد الحسن صاحب دختر اقتدار علی صاحب عباسی مرحوم ۱۵ مارچ کو رخصت کر دی گئیں جہاں ان کے شوہر ملازم ہیں۔

مراجعتِ وطن

اقبال الدین علوی اور نظیر الدین علوی انڈر سیکرٹری حکومت بہار سے کراچی گئے ہوئے تھے واپس آ گئے۔

ہمیں یہ سن کر مسرت ہوئی کہ جناب غازی الدین حیدر صاحب سشن جج حیدرآباد بجبرہ ڈپٹی سکریٹری لا ایڈ جسٹس پاکستان کر دیئے گئے۔

ہم موصوف کی اس کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بھلیا قتل کیس کا فیصلہ
مجرموں کو سزائیں

لکھنؤ ۔ ۱۹ اپریل مسٹر پی۔ سی اسول اینڈ سشن جج لکھنؤ نے بھلیا کیس کا فیصلہ دیتے ہوئے ملزمان جنگ بہادر سنگھ راج کمار سنگھ کو قتل کا مجرم قرار دیتے ہوئے دفعہ ۳۰۲ کے تحت عمر قید سخت اور بقیہ ملزمان کو بری کر دیا۔ دفعہ ۳۰۷ کا مجرم پاتے ہوئے پانچ سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

پولیس کاکوری نے بلوہ ہنگامہ اور قتل کے الزام میں سات ملزمان کا چالان کیا تھا ایک ملزم پرتاب سنگھ سماعت کے دوران مر گیا اور ملزمان کے خلاف ثبوت نہ پاتے ہوئے بری کر دیئے گئے۔

یہ جھگڑا کاکوری سے ۵ میل فاصلے پر ایک موضع بھلیا میں ہوا تھا۔ دکان کی ملکیت کے سلسلہ میں تو جھگڑا ہوا۔ جگت نامی جو نیلام بہاری پارٹی کا تھا اس جگہ پر ہلاک ہو گیا۔

خورشید کو چھ ماہ کی سزا ہو گئی
اپیل میں بھی سزا بحال رہی

منشی وارث علی صاحب مرحوم کے دکان میں نقب زنی کرنے اور چوری کرنے والے ملزم خورشید کو مجرم پاتے ہوئے عدالت منصفی نے اپیل نامنظور کر دی اور سزا بحال رکھی۔

گرہ کٹ پکڑا گیا

۹ اپریل سنیچر کی بازار میں پولیس چوکی کاکوری کے کانسٹیبل نے ایک ماہر گرہ کٹ رام لعل لودھی ساکن سیتا پور کو عین موقع پر گرفتار کر لیا جس کا چالان ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ہر وقت ایک کسان کپڑا خرید کر رہا تھا۔ رام لال نے اس کی جیب سے صفائی کے ساتھ دس دس روپیہ کے دو نوٹ نکال لئے۔ کسان کو احساس ہو گیا۔ اس نے خود ہاتھ پکڑ لیا۔ رام لال نے دونوں نوٹ پھینک دیئے۔ جن میں سے ایک مل پایا۔ دوسرے کا پتہ نہ چلا۔

مصلح الدین صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ موصوف نے ڈاکٹروں کے مشورے پر آنکھ کا آپریشن کرایا تھا۔ آپریشن کامیاب رہا روشنی بھی ہو گئی تھی۔ ۔ ڈیڑھ ماہ سکون رہا اس کے بعد ایک تکلیف پیدا ہو گئی۔ اور آنکھیں ورم کر گئیں۔ اب معلوم ہوا کہ موصوف کی بینائی پر اس کا بہت برا اثر پڑا ہے اور معذوری رہ گئی ہے خدا اپنا رحم کرے۔

بیگم حکیم مشیر الحسن کی آنکھوں میں تکلیف پیدا ہو گئی تھی یکایک درد زیادہ پیدا ہو گیا۔ لکھنؤ کے ماہر چشم کو متوجہ کیا گیا۔ ان کا خیال ہے کہ جالا پڑ گیا ہے دوا کا استعمال ہو رہا ہے۔

بابو لال ترپاٹھی کے بچے کے شدید چیچک نکل آئی تھی۔ تکلیف زیادہ رہی چیچک اگرچہ مرجھا گئی ہے مگر بچہ اب بھی کافی بے چین ہے چیچک ابھی ٹھیک طرح درست نہ ہو پایا تھا کہ بچی بھی مبتلا ہو گئی اللہ اپنا فضل فرمائے۔

لاڈلے بنواری لال صاحب کی بیوی بخار میں مبتلا ہو گئیں۔ سلسلہ کچھ ماہ سے لے رہا ہے میں کم ہو گیا تھا اب پھر شروع ہو گیا ہے نحیف و کمزور زیادہ ہیں۔ باری تعالیٰ شفا دے

ڈاکٹر معیز الدین حسین کو شدید بخار ہو گیا کھانسی زور پکڑ گئی۔ مقامی ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا ہے طبیعت ردیکو تھی ۔ خدا کرے اب بخار نہ آئے۔ زیر علاج مریضا دیکھ کر بہت پریشان ہیں کہ ان کا مسیحا آپ ہی بیمار ہے شافی مطلق شفا عطا فرمائے۔

معین احمد علوی آرٹ ماسٹر سیتا پور کے صاحبزادے بخار اور آشوب چشم میں پریشان ہیں باری تعالیٰ شفا دے۔

نصیر الدین حسین صاحب کا بچہ فریح جی زرد بخار میں مبتلا ہو گیا تھا اب ماشاء اللہ اچھا ہے۔

غلام مرتضیٰ خالد کے بچے غلام مصطفیٰ کے چیچک نکل آئی تھی بفضلہ اب ٹھیک ہے۔ گر دوسرے بچے غلام مجتبیٰ کو چیچک ہو گئی ہے بخار بھی ہے غالباً خسرہ کا فساد ہے ڈاکٹر معیز الدین حسین صاحب معالج ہیں۔

غلام مرتضیٰ صاحب کا تبادلہ

دہلی کی ایک تحریر سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ موصوف کا تبادلہ دہلی سے اورنگ آباد ہو گیا ۔ ۱۹ اپریل کو چارج لینا ہو گا۔

عزیز الدین صاحب کا انتقال

کئی دن سے مرحوم کی حالت بگڑتی چلی جا رہی تھی۔ ۱۳ اپریل ۱۹۵۰ء دس بجے دن لکھنؤ میڈیکل کالج میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ذکی الدین خاں صاحب مرحوم کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ آخر عمر تک ریاست حیدرآباد میں ملازم رہے پنشن لے کر وطن آ گئے تھے۔ مرحوم بیجا، اولاد میں تین لڑکے اور ایک لڑکی بیگم راشد علی اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس سانحہ میں ہمیں صاحبزادوں اور صاحبزادی کی دلی ہمدردی ہے۔

تصحیح!!

ہم یہ لکھ چکے ہیں کہ گذشتہ پرچہ میں بعض غلطیاں ایسی رہ گئیں جن کی اصلاح ضروری ہے امید ناظرین اس کو درست فرمالیں

ایک خبر تقریب ختنہ کی شائع ہوئی ہے۔ جس میں غلطی سے بچہ کو چودھری عزیز اللہ صاحب کا نواسہ لکھ دیا اگرچہ وہ چودھری صاحب کا پوتا ہے ۔ حفیظ الدین صاحب کا صاحبزادہ ہے چودھری صاحب ہماری اس سہو غلطی کو درگذر فرمائیں گے۔

حکیم مصطفیٰ خاں صاحب کا ایک اشتہار شائع ہوا ہے اس میں لفظ تنقیہ کے بجائے تنقید شائع ہو گیا ہے۔ غالباً حکیم صاحب اس کو معاف فرمائیں گے۔

ٹی پارٹی!
(نامہ نگار کے قلم سے)

سطوت حسین صاحب دختر ڈاکٹر معیز الدین صاحب نے ۹ اپریل بروز شنبہ اپنے باغ میں ہم عمر سہیلیوں اور بہنوں کو ایک پرتکلف ٹی پارٹی دی۔ دعوت کا وقت تو پانچ بجے تھا لیکن چند مخصوص مہمانوں کے آنے میں تاخیر ہوئی جس کی وجہ سے بعد نماز مغرب پروگرام شروع ہو سکا۔ ٹی پارٹی کے اختتام پر مہمانوں اور میزبانوں نے مل کر ایک موسیقی کا پروگرام کیا موسیقی کے خاتمے کے ساتھ ہی یہ دلچسپ صحبت بھی برخاست ہوئی۔

سید احمد علوی ایڈیٹر نے تنویر پریس لکھنؤ سے چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار سے شائع کیا